



سلسلہ نمبر 11

مجرمِ اسلام

محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

(ٹرسٹ)

مرکز سراجیہ



5877456

www.endofprophethood.com

markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدگفتار، لعنتی کردار، ہرزہ سرائی میں منہ زور نبوت کا چور، جھوٹ کا مجسمہ، انگریز کے بوٹ کا تسمہ، خواہشات کا بندہ، سوچ کا گندہ، عادات ذلیل فطرت رزیل، بدشکل کوتاہ عقل، مکروہ خدوخال بے ڈھنگی چال، ایک آنکھ سے کانا کفر میں سیانا، دل سیاہ ضمیر تباہ، فرنگی کا غلام دشمن خیر الانام، گالیوں کی برسات ارتداد کی سیاہ رات، ایمان کا شکاری در انگریز کا بھکاری، دولت کا حریص منافقت کا مریض، اخلاق کا قاتل سراپا باطل، ننگ شرافت لائق حقارت، فتنہ ساز نوسر باز، علامت فساد منکر جہاد، کلیسا کا پجاری ملکہ پہ صدقے واری، امام دجل وتلبیس باعث فخر ابلیس، پیشوائے مرتدین رہنمائے زندیقین، منکر حدیث ازلی خبیث۔ غدار ابن غدار انگریز کا زلہ خوار، کافر کبیر زلف ملکہ وکٹوریہ کا اسیر مسیلمہ کذاب کا ترجمان اسود عنسی کا نشان کفر کی برہان شیطان کی پہچان دشمن قرآن بانی فتنہ قادیان، شخصیت بڑی شیطانی ہے۔ نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

یہ ننگ انسانیت بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک پسماندہ گاؤں "قادیان" میں پیدا ہوا۔ مرزا قادیانی نے اپنی تاریخ پیدائش 1839ء یا 1840ء لکھی ہے۔ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا۔ باپ کا نام غلام مرتضیٰ دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں دسوندی اور سندھی کے ناموں سے بھی پکارا جاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی پھر مکتب بھیجا گیا لیکن تعلیم حاصل کرنے کا ذوق وشوق نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر مکتب میں کان پکڑوا کر اس کی پٹائی کی جاتی۔ آخر تعلیم ادھوری چھوڑی اور چند کتابیں پڑھ کر مکتب سے بھاگ اٹھا۔ پھر ادھر ادھر آوارہ گردی میں وقت ضائع کرتا رہا۔ والدین اپنے نالائق و نابکار بیٹے کے ہاتھوں بڑے تنگ تھے۔ آخر گھر کی جھڑکیوں سے تنگ آ کر مسٹر قادیانی گھر سے بھاگ کھڑا ہوا اور قادیان سے سیالکوٹ آ گیا اور یہاں ایک دوست کی سفارش پر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار پر بطور منشی ملازم ہو گیا۔ اسی حقیقت کی منظر کشی کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے۔ "اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کیلئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی"۔ (تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ 341۔ بحوالہ رئیس قادیان)

سیرت المہدی کے مطابق مرزا قادیانی کی سیالکوٹ کی کچہری کی مدت ملازمت 1864ء تا 1868ء ہے۔ دوران ملازمت فرنگی کو قادیاں کے اس منشی کی صورت میں مسیلمہ کذاب کے گلے کی مالا کا موتی مل گیا۔ اس مقصد کیلئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد انگلینڈ روانہ ہو گیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو۔ جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی۔ بحث ومباحثہ، اشتہار بازی اور کفر وارتداد پر مبنی تصانیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

انگریز نے اپنے "ریموٹ کنٹرول نبی" کو بتدریج ترقی دینا شروع کی اس نے اپنے ملازم نبی کو اس طرح ترقی دی جس طرح وہ اپنے دیگر دنیاوی ملازمین کو اپنے وضع کردہ قوانین کے تحت عنایت کرتا تھا۔ مثلاً سب سے پہلے کانسٹیبل ...... حوالدار ...... اے ایس آئی ...... سب انسپکٹر ...... انسپکٹر ...... ڈی ایس پی ...... ایس پی ...... ایس ایس پی ...... ڈی آئی جی یعنی انسپکٹر جنرل۔ لحم خنزیر کھانے والے اور ام الخبائث پینے والے فرنگی نے بالکل ایسے ہی اپنے خود ساختہ نبی کو پروموشن (ترقی) دی۔ عالم بنایا ...... مناظر بنایا ...... مصنف بنایا ...... محدث بنایا ...... مجدد بنایا ...... مہدی بنایا ...... مثیل مسیح بنایا ...... مسیح بنایا ...... ظلی طور پر محمد رسول

اللہ بنایا......یعنی محمدؐ بنایا اور آخر اسلام سے بغض وعناد اور نفرت ودشمنی کی انتہا کرتے ہوئے اسے محمد رسول اللہؐ سے بھی افضل بنایا (معاذ اللہ) یہ الگ بات ہے کہ بنانے والا بھی کافر تھا اور بننے والا بھی کافر ومرتد، حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ بھی کر دیا۔ قادیانی مرزا قادیانی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں اسے تخت نبوت پہ بٹھاتے ہیں۔ پوری دنیا میں اس کا تعارف خدا کے انتہائی برگزیدہ بندے کی حیثیت سے کراتے ہیں اسے کردار کا آفتاب اور گفتار کا مہتاب کہتے ہیں۔ ان کے بقول وہ علم وحکمت کا بحر بیکراں ہے۔ شرافت اس پہ نازاں ہے۔ صداقت اس کے قدموں میں بچھ بچھ جاتی ہے۔ روحانیت اس کی عظمت کو جھک جھک کر سلام عرض کرتی ہے انسانیت اس کی شخصیت پر تحسین وآفرین کے پھول نچھاور کرتی ہے۔ غرض کہ وہ دین وملت کا محسن اعظم ہے۔ لیکن ہم جھوٹ کے اس پہاڑ کو سچائی کی ٹھوکر سے اڑاتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ بدخصلت اس فرش خاکی پہ جنم لینے والا بدترین انسان تھا جس کے رگ وریشے پر شیطان کی حکمرانی تھی، جس کا دماغ ابلیسی سازشوں کا ہیڈ کوارٹر تھا اور جس کا دل کفر وارتداد کا اندھا کنواں تھا، جس کا بطن قبر کی تاریکی سے زیادہ کالا تھا اور جس کی زبان گالیوں اور گستاخیوں کی مشین گن تھی۔ یہ شخص شراب وافیون کا رسیا تھا۔ زنا جیسے فعل شنیع کا عادی تھا۔ بے غیرت وبے حیا تھا۔ جاہل مطلق اور مخبوط الحواس تھا۔ جھوٹ بولنا اور فراڈ کے ذریعہ لوگوں سے رقم حاصل کرنا اس کی سرشت میں داخل تھا۔ چور اور لٹیرا تھا۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کا غدار اور یہود ونصاریٰ کا پالتو تھا۔ اس کی زبان پلید نے دعویٰ نبوت اور جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کیا۔ ہم آپ کے سامنے اس مجرم اسلام کی شخصیت کے چند پہلو رکھتے ہیں اور پھر فکر وتدبر کی دعوت دیتے ہیں اور قادیانیوں کو چیلنج کرتے کہ یہ تمہاری ہی کتابوں کے حوالہ جات ہیں اور اگر کسی قادیانی مائی کے لال میں جرات وہمت ہے تو جواب دے۔ حوالے پیش خدمت ہیں۔

شرابی ......مرزا قادیانی شراب کا رسیا تھا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مشروب جو اس کے آقا انگریز کا من پسندیدہ ہو انگریزی نبی اسے چھوڑ دے۔ کذاب قادیاں اپنے ایک چہیتے مرید حکیم محمد حسین کو ایک خط میں لکھتا ہے۔ ”مجی اخویم حکیم محمد حسین سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خریدیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے“۔ والسلام (خطوط امام بنام غلام صفحہ 5) سودائے مرزا کے حاشیہ پر حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر لکھتے ہیں ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دوکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دوکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ہے۔ ”ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے، جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ساڑھے پانچ روپے ہے“۔ (21دسمبر1929 سودائے مرزا صفحہ39 حاشیہ)

افیمی ...... ”حضرت مسیح موعود علیہ سلام نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزا افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے“۔

(مضمون میاں محمود احمد۔ اخبار الفضل جلد 17 نمبر 4 مورخہ 19 جولائی 1929ء)

بے حیا ......ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ...... ”حضرت ام المومنین (محترمہ نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا قادیانی) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی۔ اس لئے اسے پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو وہ دبا رہی ہے وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا ”بھانو آج بڑی سردی ہے“ بھانو کہنے لگی ”ہاں جی، تدے

تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگ ہویاں نیں" جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہو رہی ہے۔ (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 210 از مرزا بشیر احمد قادیانی) رات کا وقت، کمرے میں تنہائی، غیر محرم عورت کو ٹانگیں دبانا اور ٹانگیں دبوانے کے دوران مرزا قادیانی کا یہ کہنا "بھانو آج بڑی سردی ہے"۔ ساری تصویر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔

بے غیرت ...... مرزا قادیانی اس قدر پرلے درجے کا بے غیرت تھا کہ اس نے اپنی پیدائش کے واقعہ کو بھی اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اس شرمناک واقعہ میں جہاں اس نے اپنی غیرت کی دھجیاں بکھیریں ہیں وہاں اپنی ماں کی عصمت کی چادر کو بھی اپنے غلیظ ہاتھوں سے تارتار کیا ہے۔ اس ننگ انسانیت کے آوارہ قلم کی آوارگی اور بے حمیتی ملاحظہ ہو۔ "میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا...... اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا...... (جیسا کہ میری ولادت)"...... اور جنانے والی دائی کی تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ 351-354-357، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479-482-485 از مرزا قادیانی)

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

زانی ...... لیجئے "آج بڑی سردی ہے" کا معمہ حل ہو گیا جب اپنے ہی دل جلے مرید نے چھپے ہوئے بوڑھے زانی مرزا قادیانی کی نام نہاد پارسائی کا شیشہ چکنا چور کر دیا۔ میاں محمود احمد نے اپنے خطبہ میں لاہوری گروپ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا"۔ ایک خط جس میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اسی کا لکھا ہوا ہے اس پر یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی بھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ پھر لکھا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے، ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے"۔ (خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ 31 اگست 1938ء) مرزا قادیانی کے زانی ہونے کے ثبوت میں اور بھی شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن ہم گندگی کو چھیڑ کر مزید تعفن پھیلانا نہیں چاہتے۔ مولانا ظفر علی خاں نے کیا خوب کہا ہے۔ ۔ نبوت بھی رنگیلی ہے، پیمبر بھی رسیلا ہے۔

لٹیرا ...... "پٹیالہ کے ایک رئیس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ مرزا صاحب کے خواص سے دعا کی سفارش کرائی۔ ان کو جواب دیا کہ محض رسمی طور پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دینے سے دعا نہیں ہوتی۔ دو باتیں ہونی ضروری ہیں۔ گہرا تعلق ہو یا دینی خدمت۔ رئیس سے کہو ایک لاکھ روپیہ دے تو پھر ہم دعا کریں گے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور لڑکا دے گا"۔ (ملخص)

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 257 از مرزا بشیر احمد بن مرزا قادیانی) دوا فروش تو دیکھے ہیں لیکن دعا فروش پہلی مرتبہ دیکھ رہے ہیں۔ (مولف)

چور ...... "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ 700 روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 43 از مرزا بشیر احمد قادیانی) قارئین ذرا غور فرمایئے یہ واقعہ مرزا قادیانی کی جوانی کا ہے اور جوانی میں انسان عقلی طور پر بھی جوان ہوتا ہے۔ مرزا امام الدین مرزا قادیانی سے رقم لے کر بھاگا نہیں بلکہ دونوں گلچھرے اڑاتے رہے۔ دونوں نے 700 روپے کی خطیر رقم جو آجکل کے سات لاکھ سے بھی زائد تھی

ہے خوب مزے لے کر اڑائی۔ پھر جب رقم ختم ہوگئی تو مرزا قادیانی کو گھر یاد آیا لیکن ساتھ ہی جب باپ کا جوتا یاد آیا تو بجائے گھر آنے کے گھر سے بھاگ گیا۔ پوری کہانی کو اگر بنظر غائر دیکھیں تو امام الدین ایک فرضی کردار نظر آتا ہے اور ساری ہیرا پھیری اور کارستانی مرزا قادیانی کی نظر آتی ہے کیا مرزا قادیانی عین جوانی میں ایسا الو تھا جو امام الدین کے اشاروں پر ناچتا رہا؟ کیا مرزا قادیانی ایسا بھولا بھالا تھا کہ امام الدین اس کو کئی دن جدھر چاہتا گھماتا پھراتا رہا؟

مخبوط الحواس...... ایک دفعہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گذرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہ ہوا جب تک وہاں سے بہت دور جا کے یاد نہیں کرایا۔ (حیات النبی جلد 1 صفحہ 58 از یعقوب علی قادیانی) (افیون کی کچھ زیادہ ہی مقدار کھائی ہوگی) (مولف)۔

بد زبان...... دجال قادیاں کی بدزبانی، غلیظ اور گندی گفتگو کے چند نمونے قارئین کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

(1) ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے۔ وہیں داخل ہو جاتے''۔ (حیات احمد جلد اول 3 صفحہ 25)

(2) (آریوں کا) ''پرمیشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں''۔

(چشمہ معرفت صفحہ 114 روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)

(3) ''خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی''۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ 13 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی)

کذاب...... دجال قادیاں کے رگ و ریشے میں جھوٹ رچا بسا تھا۔ یہ مجسمہ جھوٹ ساری زندگی بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتا رہا ہزاروں صفحے جھوٹ لکھ لکھ کر سیاہ کر دیے۔ مرزا قادیانی کی ہر کتاب کذب و افتراء کا پلندہ ہے ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کا صرف ایک ایسا جھوٹ پیش کرتے ہیں جو آج بھی اس کی مرقد پر اشرار پر جوتے مار مار کر اس کی ہڈیاں چٹخا رہا ہے۔ ملاحظہ ہو

''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں'' (تذکرہ طبع دوم صفحہ 584، طبع سوم صفحہ 591، طبع چہارم صفحہ 503 از مرزا قادیانی)

''لیکن مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں ٹٹی خانہ پر گر کر مرا۔ اس کی پرتعفن لاش بذریعہ ٹرین قادیان پہنچائی گئی اور خاک قادیاں کے گندے خمیر سے اٹھنے والا یہ فتنہ پرداز خاک قادیان کی مٹی میں ہی دبا دیا گیا۔ کہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کہاں قادیان کی گندی نالی کے کنارے رینگنے والا یہ کرم غلاظت!۔

گندہ...... ''بائیں طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو پاخانہ کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ مگر پاخانہ کے واسطے کوٹھے کے اوپر اور جگہیں بھی تھیں۔ پس اس نیچے والے کمرے کو حضور نے صاف کرایا اور اسے خوب دھویا گیا اور اس میں فرش کیا گیا اور دوپہر کے وقت دو یا تین گھنٹے کے قریب حضور بالکل علیحدہ اندر سے کنڈی لگا کر اس میں بیٹھے رہتے تھے''۔ (ذکر حبیب صفحہ 34 از مفتی محمد صادق)

اور بھی کمرے موجود ہیں لیکن نبی افرنگ نے اپنے لئے ''ٹٹی خانہ'' کا انتخاب کیا۔ اندر سے کنڈی بند اور کمرے میں مرزا قادیانی تین تین گھنٹے بند کیونکہ روح کو سرور آتا ہوگا۔ جس طرح مچھلی پانی میں شاداں و فرحاں ہوتی ہے اسی طرح مرزا قادیانی بھی ''ٹٹی خانہ'' میں مسرت و فرحت محسوس کرتا ہوگا۔ ٹٹی خانہ سے اتنی عقیدت کہ زندگی کے آخری سانس بھی وہیں لینے پسند کیے۔ (مولف)

نالائق...... ''چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے''۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 138 بشیر احمد قادیانی) جب نبی ہی فیل ہونے لگے تو امتیوں کا کیا بنے گا؟ مزید سنیے۔ ''ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود جب کوئی نظم لکھتے اور ایسے موقعہ پر کسی اردو لفظ کی تحقیق منظور ہوتی تو بسا اوقات حضرت ام المومنین سے اس کی بابت پوچھتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 7 از بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی) دعویٰ نبوت کا اور شاگردی بیگم کی۔ کیا شان ہے تیری اے قادیانی نبوت (مؤلف)

فاتر العقل ...... بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی (جوتا) ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھانا کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 58 از بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تماش بین ...... مرزا قادیانی کا نام نہاد صحابی مفتی محمد صادق قادیانی بیان کرتا ہے۔ ”ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ (ذکر حبیب صفحہ 18 از مفتی محمد صادق) اس دین کے کیا کہنے جس میں نبی بھی تھیٹر میں اور صحابی بھی تھیٹر میں۔ (مؤلف)

دلال ...... بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی تو حضرت نے کہا کہ ہمارے گھر دو لڑکیاں رہتی ہیں میں ان کو لاتا ہوں آپ جس کو پسند کریں نکاح کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے ان دونوں لڑکیوں کو بلا کر کمرے کے باہر کھڑا کر دیا۔ پھر اندر آ کر (میاں ظفر احمد) سے کہا کہ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں ظفر احمد نے دیکھ لیا تو لڑکیاں چلی گئی اور حضرت صاحب نے پوچھا تاؤ کون پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ لمبے منہ والی تو حضرت نے فرمایا ہمارے خیال میں گول منہ والی اچھی ہے۔ پھر فرمایا لمبے منہ والی کا چہرہ بیماری وغیرہ کے بعد بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ (ملخصاً) (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 259 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ خوبرو دوشیزائیں کون تھیں؟ ان کے والدین کہاں تھے؟ بیٹیوں کے رشتے ناطے تو ہمیشہ والدین کرتے ہیں لیکن یہاں سب کچھ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے کیا وہ اور ان جیسی درجنوں لڑکیاں اغوا شدہ تھیں اور مرزا قادیانی عورتوں کا کاروبار کرتا تھا؟ مرید بے مراد کی بیوی داغ مفارقت دیتی ہے۔ مرزا قادیانی فوراً وہاں پہنچتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تیری ضرورت میرے پاس ہے۔ دو لڑکیاں لاتا ہے۔ لڑکیاں انتخاب کے لئے کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ ورائٹی دکھاتا ہے۔ ایک لمبے منہ والی دوسری گول منہ والی...... پھر ایک شاطر دوکاندار کی طرح گاہک کو گھیرنے کے لئے کہتا ہے...... پسند کرو...... پھر ایک فلاسفر کی طرح لمبے منہ اور گول منہ پر بحث کرتا ہے اور گول چہرہ کے حق میں دلائل دیتا ہے۔ مندرجہ بالا بحث سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے گھر میں ”میرج سنٹر“ کھول رکھا تھا۔ لڑکیاں بہلا پھسلا کر یا اغوا کر کے لائی جاتی تھیں اور پھر نوجوان لڑکوں سے ان کی شادیاں کروا کر اپنی دلالی کی بھاری رقوم حاصل کرتا تھا۔ خود سوچئے کہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا ایک لاکھ روپیہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ اتنی محنت و مشقت والا کام مفت میں کرے۔ (مؤلف)

بے غیرت خاوند ...... ”بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور وغیرہ سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں“۔ (کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہور صفحہ 88)

سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے لیکن نبی قادیان کے گھر پر بے غیرتی کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ شرافت سر پیٹ رہی ہے اور حیا منہ چھپائے بیٹھی ہے۔ توجہ فرمایئے! مرزا قادیانی کی جوان بیوی جو اسے بڑھاپے میں ملی مریدوں کے ساتھ ٹہلتی چہکتی جا رہی ہے...... گاڑی میں سوار ہو رہی ہے...... قادیاں سے لاہور آ رہی ہے...... خاصا طویل سفر ہے...... راستے میں کھانے پینے کی احتیاج ہے...... لاہور آ گیا ہے...... تانگہ میں سوار ہو کر بازاروں میں جا رہی ہے...... مریدوں کی معیت میں شاپنگ ہو رہی

ہے...... معلوم نہیں واپسی ایک دن میں ہے یا چار دن میں...... اگر ایک دن سے زیادہ ہے تو رات کہاں ٹھہرتی ہے...... پھر واپسی ہوتی ہے...... رن مرید خاوند سرچڑھی بیوی کا استقبال کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے سر کے بل کھڑا ہے۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس کی غیرت نے کفن پہن لیا ہو اور جس کی حیثیت لاش بن چکی ہو۔ جی ہاں! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کرنے والوں پر خدا کی پھٹکار اسی طرح پڑتی ہے اور رب ذوالجلال ان کے ذہنوں سے عزت و غیرت کا مفہوم چھین لیتا ہے۔ (مئولف)

باغی جہاد ...... سفید چمڑی اور کالے دل والے انگریز نے مجاہدین اور مسند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھنے والوں کو درختوں سے لٹکا کر پھانسیاں دیں۔ سر بازار داڑھیاں مونڈ کر سنت محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا۔ برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص دیکھا گیا۔ دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹکا کر ان کی چربی پگھلنے کا ہولناک منظر قہقہے لگا لگا کر ملاحظہ کیا۔ جیلوں میں بھوکا رکھ کر تڑپا تڑپا کر مارا گیا اور لاشوں کو سور کی کھال میں سی کر نذر آتش کیا گیا لیکن شہیدانِ اسلام کے جسموں کے ریشے ریشے اور خون کے قطرے قطرے سے الجہاد الجہاد کی صدائیں بلند ہوتی تھیں لیکن اس وقت نبی افرنگ دہلیز فرنگی پر بیٹھا اپنے پھٹے ہوئے منہ اور ارتدادی زبان سے تنسیخ جہاد کے نغمے الاپ رہا ہوتا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 41، 42 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77، 78 از مرزا قادیانی) لعنت صد لعنت بر چیلا افرنگ۔ (مئولف)

انگریزی نبی کی ایک اور خدمت انگریز ملاحظہ ہو: "میری زندگی کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"۔ (تریاق القلوب صفحہ 27 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155 از مرزا قادیانی)

انگریز کا بچہ جمورا ...... فرزندان اسلام انگریز کو ہندوستان سے نکالنے کی سر توڑ کوششیں کر رہے تھے۔ لیکن انگریزی بچہ جمورا اپنے آقا کے اقتدار کے استحکام کے لئے ڈوب ڈوب کر دعائیں کر رہا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کو عمر دراز کر کے ہر ایک اقبال سے بہرہ ور کرے اور وہ تمام دعائیں جو میں نے اپنے رسالہ ستارہ قیصرہ اور تحفہ قیصریہ میں ملکہ موصوفہ کو دی ہیں قبول فرماوے اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ محسنہ اس کے جواب سے مجھے مشرف فرماوے گی۔ (حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست عریضہ خاکسار غلام احمد قادیان المرقوم 27 ستمبر 1899ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ 61 از میر قاسم علی قادیانی) (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 150 از مرزا قادیانی)

آوارہ شاعر ...... انگریزی نبی پر شاعری کا بھی بھوت سوار تھا لیکن اس کی طبیعت کے عین مطابق اس کی شاعری بھی حیا سوز اور فحاشی کا مظہر تھی۔ طائفہ قادیانیت سے پرزور التماس ہے کہ وہ صبح سویرے اٹھ کر نہار منہ سارے اہل خانہ کو اکٹھا کر کے باآواز بلند اپنے نبی کا یہ عارفانہ کلام پڑھیں۔ کلام پیش خدمت!

چھپکے چھپکے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے

نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے

بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط — یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن — پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں — جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ 75-76، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75-76 از مرزا قادیانی)

گپوڑیہ......آپ نے منجن بیچنے والوں، سرمہ فروشوں اور مجمع لگا کر دوائیاں بیچنے والوں کی گپیں سنی ہوں گی لیکن آج ہم آپ کو قادیان کے گپوڑیے کی چند گپیں سناتے ہیں۔ لیجئے مرزا قادیانی افیون کے نشہ میں دھت، ادھ کھلی آنکھوں کے ساتھ حاضر خدمت اور اس کی گپیں نذر مطالعہ۔

(1) "کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 51، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

(2) "اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی"۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ 51، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

(3) "بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھی اور آدھا چوہا بن گیا"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 51، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

کھسیانا: "حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس جگہ حضرت لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کمرے میں گھڑا رکھا ہوا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔" (ذکر حبیب مولف مفتی محمد صادق قادیانی صفحہ 38)

صاحبان عقل وخرد عورت کا آنا......قدموں کی چاپ......گھڑوں کی کھڑ کھڑاہٹ......پانی کی تراخ تراخ......عورت کا نہا کر کپڑے پہننا......لیکن مرزا قادیانی کا مصروف تحریر رہنا اور عورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا عقل سے بالا ہے۔ ہو مرزا قادیانی جیسا شراب وکباب وعورت کا رسیا اور وہ اس منظر سے محروم رہے در حقیقت عیار مرزا قادیانی اپنی کانی اور ٹیڑھی آنکھ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دل پر اشرار کو تسکین بخش رہا تھا (مئولف)

عاشق نامراد: ایام بڑھاپا میں انگریزی براؤنی ایک نو عمر دوشیزہ "محمدی بیگم" پر دل ہار بیٹھا ایسا لٹو ہوا کہ بار بار رشتہ کے پیغامات بھیجتا لیکن محمدی بیگم کے باپ نے کہا اے بڈھے کھوسٹ اور مجموعہ امراض شرم کر حیا کر بے ایمان کہیں کے تیرا ہمارا کیا تعلق اس پر دجال قادیاں نے جھوٹ الہام جھاڑ دیا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ محمدی بیگم تیرے نکاح میں آئے گی اور آسمانوں پر اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا ہے جب شیطانی الہام سے بھی کام نہ بنا تو بدمعاش قادیان نے بڑکیں لگانا شروع کر دیں کہ خبردار جو شخص اس لڑکی کے ساتھ شادی کرے گا اس کا باپ تین سال میں اور شوہر اڑھائی سال میں مرجائے گا بڑکیں بھی فضا میں بکھر کے رہ گئیں اور کوئی ان سے مرعوب نہ ہوا تو ایک پیشہ ور بدمعاش کی طرح منتوں اور سماجتوں پر اتر آیا اور خود کو کوستے ہوئے اور ڈرامہ کرتے ہوئے کہنے لگا کیا میں چوڑا یا چمار ہوں جو میرے ساتھ محمدی بیگم کی شادی نہیں رچاتے جب سارے داؤ استعمال کر چکا تو آخر میں شکار کو پھنسانے کے لئے ضمیر فروشی اور ایمان فروشی سے حاصل کردہ

دولت کا جال پھینکا اور ہاتھ باندھ کے کہنے لگا میری درخواست مان لو میں اپنی زمین اور جائیداد سے تیسرا حصہ اس کے نام کر دیتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ محمدی بیگم کے بھائی محمد بیگ کو پولیس میں اعلیٰ عہدے پر ملازم کروادیتا ہوں اور ایک امیر کبیر گھرانے میں اس کی شادی بھی کروادیتا ہوں۔ لیکن مجنوں قادیاں کی سب آرزوئیں دل ہی میں دم توڑ گئیں' سارے ارمانوں کا خون ہوا شادی کے گیت نوحہ ہو گئے، گلے کے پھول حسرتوں کی مرقد پر بکھر کر رہ گئے، نکاح کے چھوہارے انگارے بن گئے شہنائیوں نے ماتم کا روپ دھارا نوٹوں کی سلامی کی بجائے عزت کی نیلامی ہوئی سر پر سہرے کے بجائے گلے میں ذلت کا طوق پڑا اور مرزا قادیانی دولہا کی بجائے غم فراق میں جلنے والا چولہا بن گیا کانٹوں پر تڑپے "مرزا قادیانی کی حسرتناک آنکھوں کے سامنے ایک نوجوان مرزا سلطان محمد کے ساتھ مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کی شادی ہوگئی بارات شان سے آئی اور مرزا قادیانی کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے روانہ ہوگئی روانگی بارات کا جگر شکن منظر دیکھ کر مرزا قادیانی ٹپ ٹپ آنسو بہاتا اور موت کو پکارتا ہوا یہ گا رہا ہوگا۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا   اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

چندہ چور ...... "لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ ہم جماعت کے لئے مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتے ہیں مگر یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں" (خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں اخبار الفضل جلد26، 21اگست38ء)

سچ ہی تو کہا تھا دل جلے مرید نے۔ وہ تنگی کاٹ کے چندہ دے اور "مسٹر مرزا قادیانی" مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیورات بنا بنا کر اپنی زیبائش نمائش میں مصروف ہو۔ چندہ چور اور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی کل رقم =3505 روپے ہے (قادیانی نبوت صفحہ85 بحوالہ فسانہ قادیاں از حافظ محمد ابراہیم کبیر پوری) اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔ اس حساب سے اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً 175 تولے سونا پہنایا یعنی دو سیر تین چھٹانک۔ (مؤلف)

فرشتگان مرزا

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر افضل البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سارے انبیائے کرام پر وحی لانے والے فرشتے کا نام "جبرائیل" ہے لیکن قادیان کے انگریزی نبی پر وحی لانے والے فرشتوں کی فہرست مندرجہ ذیل ہے پڑھئے اور سر دھنیئے۔

ٹیچی ٹیچی ...... "5 مارچ 1905ء کو خواب میں ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنا نام ٹیچی ٹیچی بتایا"۔

(حقیقت الوحی صفحہ332، روحانی خزائن جلد22 صفحہ346 از مرزا قادیانی)

درشنی ...... "ایک فرشتہ میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کی تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں"۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ31، طبع دوم صفحہ25 بتبدیل الفاظ، طبع سوم صفحہ25، بتبدیل الفاظ طبع چہارم صفحہ20، بتبدیل الفاظ از مرزا قادیانی)

خیراتی ...... "تین فرشتے آسمان سے آئے ایک کا نام خیراتی تھا"۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ29 طبع سوم صفحہ29 طبع چہارم صفحہ23 از مرزا قادیانی)

مٹھن لال ...... ”خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اسسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ارد گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور یہ کہا کہ یہ میرا پرانا دوست ہے۔ اس پر دستخط کر دو اس نے بلا تامل اس پر دستخط کر دیئے۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ ہے“۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 555-556، طبع سوم صفحہ 560-561، طبع چہارم صفحہ 474 از مرزا قادیانی) یہ سٹر گاماں کا ہندو فرشتہ ہے (مؤلف)

شیر علی ...... ”میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے“۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ 30، طبع سوم صفحہ 31، طبع چہارم صفحہ 24 از مرزا قادیانی)

حفیظ ...... ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے“۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ 753، طبع سوم صفحہ 757، طبع چہارم صفحہ 643 از مرزا قادیانی)

ھمدرد فرشتہ ...... ”کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا ہم تو تمہارے ساتھ ہیں“۔ (انوار السلام صفحہ 52 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 54 از مرزا قادیانی)

میٹھی روٹیوں والے فرشتے ...... ”ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے ...... بیان کیا کہ ...... حضرت مسیح موعود علیہ سلام نے فرمایا ”اس مینار کے سامنے دو فرشتے میرے سامنے آئے جن کے پاس دو شیریں روٹیاں تھیں اور وہ روٹیاں انہوں نے مجھے دیں اور کہا کہ ایک تمہارے لئے ہے اور دوسری تمہارے مریدوں کے لئے ہے“۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 263 از مرزا بشیر قادیانی)

چمکیلی نان والا فرشتہ ...... ”میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا۔ جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا۔ جو نہایت چمکیلا تھا۔ وہ نان اس نے مجھے دیا۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 18، طبع سوم صفحہ 17-18، طبع چہارم صفحہ 14 از مرزا قادیانی)

کشوف والھامات مرزا

انبیائے کرام کا کلام فصاحت بلاغت کا مرقع ہوتا ہے جس سے حکمت و دانائی اور معرفت الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ لسان نبوت سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ رشد و ہدایت کا چراغ بنتا ہے اور یہی چراغ معاشرہ انسانی میں ایمان کی روشنیاں بکھیرتے ہیں اور شیطان کی پھیلائی ہوئی ظلمت کو بھگا کر شاہراہ انسانیت کو منور کرتے ہیں لیکن اب ملاحظہ کیجئے انگلستانی نبی کے الہامات و کشوف جنہیں پڑھ کر کبھی حتی آنے لگتی ہے اور کبھی اسکی فاتر العقلی و بے ہودگی پہ ہنسی آتی ہے۔ یوں تو مرزا قادیانی کے الہامات کو بیان کرنے کے لئے کئی دفتر درکار ہیں لیکن بطور نمونہ چند الہامات پیش خدمت ہیں۔

عربی ...... ربنا حاج۔ ہمارا رب حاجی ہے (براہین احمدیہ نمبر 3 صفحہ 555، حاشیہ نمبر 4 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 662 از مرزا قادیانی)

عبرانی ...... ایلی ایلی لما سبقتنی (براہین احمدیہ نمبر 3 صفحہ 555، حاشیہ نمبر 4 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 662 از مرزا قادیانی)

پنجابی ...... ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے یہ الہام سنایا کہ ”سچی کی پہنچی گئی“

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 797، طبع سوم صفحہ 801 طبع چہارم صفحہ 681 از مرزا قادیانی)

فارسی ...... الہام ہوا ”سلامت بر تو اے مرد سلامت“ (تذکرہ طبع دوم صفحہ 302، طبع سوم صفحہ 297، طبع چہارم صفحہ 247 از مرزا قادیانی)

ھندی......"ہے کرشن جی روڈر گوپال" (البشریٰ جلد1 صفحہ56 از مرزا قادیانی)

انگریزی...... I love you ، I am with you ، I shall help you

(حقیقت الوحی صفحہ317، روحانی خزائن جلد22 صفحہ371 از مرزا قادیانی)

یہ الہامات مرزا قادیانی کی ملکہ معظمہ کی زبان میں ہے جس نے اسے نبوت عطا کی لیکن نالائق قادیانی نبی اپنی ملکہ کی زبان بھی نہ سیکھ سکا اور غلط الہامات جھاڑتا رہا۔ بطور نمونہ۔ He halts in the zila Peshawar وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے (تذکرہ طبع دوم صفحہ121، طبع سوم صفحہ117 از مرزا قادیانی) پانچویں جماعت کا بچہ بھی جانتا ہے کہ انگریزی میں ضلع کو District کہتے ہیں لیکن مرزا قادیانی ضلع کو zila کہہ رہا ہے۔

عجیب وغریب الھامات

پیپر منٹ...... حضور مرزا جی کی طبیعت ناساز تھی حالت کشفی میں ایک شیشی دکھائی گئی۔ اس پر لکھا تھا "خاکسار پیپر منٹ"

(الحکم قادیاں24 فروری1905ء)

شعنا نعسا...... ہو شعنا نعسا (براہین احمدیہ صفحہ557 حاشیہ نمبر4، روحانی خزائن جلد1 صفحہ664 از مرزا قادیانی)

پلاطوس...... پریشن عمر براطوس یا پلاطوس (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ68)

قادیانیوں کا فرض ہے کہ اپنے گرو کے اس الہام کی تفسیر بھی لوگوں تک پہنچادیں ورنہ دنیا محروم رہ جائے گی۔ (مؤلف)

غثم غثم...... "غثم۔ غثم۔ غثم۔" (تذکرہ طبع دوم صفحہ325 از مرزا قادیانی)

شاید مرزا قادیانی پر اس کے فرشتے ٹیچی ٹیچی نے فائرنگ کر دی ہے۔ (مؤلف)

ایک دانہ...... ایک دانہ کس کس نے کھانا (تذکرہ طبع دوم صفحہ588، طبع سوم صفحہ595، طبع چہارم صفحہ507 از مرزا قادیانی)

ایک انڈہ...... ایک انڈہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ665، طبع سوم صفحہ671، طبع چہارم صفحہ567 از مرزا قادیانی)

تین استرے...... خواب میں دکھائے گئے۔ (1) تین استرے (2) عطر کی شیشی۔

(تذکرہ طبع2 صفحہ771، طبع سوم صفحہ774، طبع چہارم صفحہ659 از مرزا قادیانی)

خطر ناک...... کل ایک دوائی میں استعمال کرنے لگا تو الہام ہوا "خطرناک"

(تذکرہ طبع سوم صفحہ752، طبع چہارم صفحہ635 از مرزا قادیانی)

ٹھیکہ...... الہام ہوا مرزے "ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے"

(تذکرہ طبع دوم صفحہ803، طبع سوم صفحہ806، طبع چہارم صفحہ685 از مرزا قادیانی)

پیٹ...... پیٹ پھٹ گیا (تذکرہ طبع دوم صفحہ666، طبع سوم صفحہ672، طبع چہارم صفحہ568 از مرزا قادیانی)

برفی...... آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوشنما برفی ایک ڈبہ میں دیکھی

(تذکرہ طبع دوم صفحہ521، طبع سوم صفحہ520، طبع چہارم صفحہ437 از مرزا قادیانی)

بیر...... رویا میں کسی نے بیروں کا ڈھیر چارپائی پر لاکر رکھ دیا۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 514، طبع سوم صفحہ 513، طبع چہارم صفحہ 430 از مرزا قادیانی)

سونف ......رویا میں کسی نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 564، طبع سوم صفحہ 570، طبع چہارم صفحہ 483 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی زبان یہود و نصاریٰ کی تلوار سے زیادہ خطرناک اور بچھو و سانپ کے ڈنک سے زیادہ زہریلی تھی یہ بنا پتی نبی اپنے پھٹے ہوئے کفریہ منہ اور لچر و آوارہ قلم سے تا مرگ ذلیل گستاخیوں کے انگارے اگلتا رہا۔ مرید خاص شیطان دجال قادیان ایسی بکواس کرتا ہے کہ ولید بن مغیرہ سن لے تو شرم کے مارے گردن جھکالے۔ راجپال کے ماتھے پہ پسینہ آجائے اور ملعون سلمان رشدی بھی اس ملعون خلقت پر لعنت کرے اس ازلی بدبخت نے رب العالمین کا بھی لحاظ نہ کیا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پاس نہ کیا۔ انبیائے کرام پر بھی سب و شتم توڑے۔ قرآن پر بھی نشتر چلائے احادیث کے بھی ٹکڑے کیے۔ صحابہؓ کی تابندہ ہستیوں پر کیچڑ اچھالا۔ اہل بیتؓ پر زبان طعن دراز کی' درود شریف کی حرمت کو روندا۔ اولیاء کرام کی عزتوں کو پامال کیا اور شعائر اسلام کا وہ مذاق اڑایا کہ الامان الحفیظ ذیل میں مرتد اعظم مرزا قادیانی کی گستاخیوں اور ہرزہ سرائیوں کے چند نمونے سپرد قرطاس کیے جاتے ہیں جنہیں لکھتے ہوئے قلم رخصت چاہتا ہے اور ہاتھ احتجاج کر رہا ہے۔ لیکن "چہرہ قادیانیت" امت مسلمہ کو دکھانا اسلام کی ضرورت اور عشق رسول کا تقاضا ہے۔ لہذا نقل کفر کفر نہ باشد۔

گستاخ خدا ......"حضور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور اس طرح کی باتیں کرتا ہے اگر کچھ باتیں بیان کر دوں تو جتنے معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جائیں" (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 72 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم......نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی میں نے پوری کی ہے (نعوذ باللہ)۔(مفہوم) (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 177 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 263 از مرزا قادیانی)

گستاخ انبیائے کرام......"زندہ شد ہر نبی بآمدنم۔ ہر رسولے نہاں در پیراہنم" (نعوذ باللہ)

ترجمہ: زندہ ہو ہر نبی مری آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(نزول مسیح صفحہ 102، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478 از مرزا قادیانی)

گستاخ قرآن......"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (مرزا کے) منہ کی باتیں ہیں"۔ (معاذ اللہ)

(تذکرہ طبع دوم صفحہ 635، طبع سوم صفحہ 641، طبع چہارم صفحہ 548 از مرزا قادیانی)

گستاخ حدیث ......تائید کے طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہے اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

(اعجاز احمدی صفحہ 36، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

گستاخ حج بیت اللہ ......لوگ معمولی اور نفلی طور پر بھی حج کرنے کو جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے"۔ (معاذ اللہ) (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی)

گستاخ صحابہ کرام ......"جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ دراصل صحابہ کرام کی جماعت میں داخل ہو گیا" (معاذ اللہ) (خطبہ الہامیہ صفحہ 71 طبع اول)

گستاخ اہل بیت ......"اور میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں۔ پس میں اس کی آل برگزیدہ ہوں جس کو ورثہ پہنچ گئی" (معاذ اللہ) (اعجاز احمدی صفحہ 78، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 182 از مرزا قادیانی) او بے ایمان، کہاں تو پدر

شیطان اور کہاں خاندان نبوت (مولف)

گستاخ درود شریف...... سلام علیک یا ابراہیم۔ یعنی اے ابراہیم (یعنی مرزا) تیرے پر سلام (معاذ اللہ)

(حقیقۃ الوحی صفحہ 313 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 313 از مرزا قادیانی)

کتنی ڈھٹائی سے یہ مردود قادیانی جد الانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کو اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔ (مولف)

گستاخ حجر اسود...... "یکے پائے من می بوسیدو من گفتم کہ حجر اسود منم" (معاذ اللہ) ایک شخص نے میرے پاؤں چومے میں نے کہا حجر اسود میں ہی ہوں (تذکرہ طبع دوم صفحہ 36، سوم صفحہ 36، چہارم صفحہ 29) جہنمی اپنے غلیظ پاؤں کو حجر اسود کہتا ہے۔ (مولف)۔

گستاخ اولیاء کرام...... میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی)

گستاخ علماء اسلام...... یہ (مولوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (استغفر اللہ)

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 25 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی)

گستاخ امت مسلمہ...... دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ہیں۔

(نعوذ باللہ) (نجم الہدیٰ صفحہ 53 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)

قادیانی حربوں سے نا آشنا سادہ لوح مسلمان اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ شخص اس قدر گھناؤنے کردار کا مالک تھا تو پھر کیا وجہ ہے کہ سر ظفر اللہ، ایم ایم احمد، ڈاکٹر عبد السلام، نسیم احمد، کنور ادریس، ایئر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری وغیرہ ایسے بڑے بڑے لوگ اس کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کو نبی اور رسول کیوں مانتے ہیں؟ اس کو اپنا مرشد اور رہبر کیوں تسلیم کرتے ہیں؟ بالفرض انہیں بڑا تسلیم کر بھی لیا جائے اور ان جیسے کلیدی آسامیوں پر بیٹھے ہزاروں قادیانیوں کو قابل اور ذہین مان بھی لیا جائے تو کیا مرزا قادیانی اللہ کا نبی اور رسول بن جائیگا اور ان دجالوں کی جماعت کو اس دجال کی نبوت کی دلیل کے طور پر تسلیم کر لیا جائے گا؟ اے سادہ لوح مسلمان یاد رکھ ایمان قدرت کا سب سے جلیل القدر تحفہ ہے اور ہدایت صرف رب ذو الجلال کے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو محلات میں رہنے والوں کو نعمت ایمان سے محروم رکھے کسی دریا کے کنارے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہنے والے کے دل کو ایمان کا خزینہ بنا دے۔ وہ چاہے تو بادشاہوں کو حالت کفر میں مارے اور انہیں جہنم کا ایندھن بنا دے اور اس کی منشا ہو تو غربت و افلاس کی چکی میں پسنے والے کو مسند ولایت پہ فائز کرے اور بعد از موت جنت الفردوس اس کا مقدر ٹھہرے۔ رئیس قریش ابو جہل دولت ایمان سے محروم رہا اور حبشہ کا غلام بلال حبشی مؤذن رسول اللہ کا اعزاز عظیم پائے۔ سیم و زر میں کھیلنے والا ابو لہب رسول خدا کا چچا ہونے کے باوجود قفس کفر میں انتہائی عبرتناک موت مر جائے اور ایران سے آنے والا غربت کا مارا سلمان فارسی رفیق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے۔ تاجدار ختم نبوت کا کلیوں کو شرماتا بچپن، شبنم سے مطہر لڑکپن اور رشک مہتاب و آفتاب جوانی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے بہت سے بد قسمت کفر کی ظلمت میں دم توڑ گئے اور روم سے آنے والے صہیب رضی اللہ عنہ رومی آغوش نبوت میں آ بسے اور دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہونے لگے۔

اے سوالی مسلمان! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ برنارڈ شا اور سٹیفن لیکاک ایسے ادیب، ولیم ورڈز ورتھ اور جان کیٹس ایسے شاعر، ابراہام لنکن اور وینڈل فلپ ایسے مقرر، لوئی پاسچر اور ہاٹمن ایسے ڈاکٹر، سٹارک اور اوپن ہائم ایسے قانون دان چرچل اور گاندھی ایسے سیاست دان، ایڈیسن اور جارج سٹیفن سن ایسے سائنس دان، آئن سٹائن اور نیوٹن ایسے ماہرین طبیعات، کارل مارکس اور آدم سمتھ ایسے ماہرین کیمیا، برٹرینڈ رسل اور ہیگل ایسے فلاسفر، نپولین اور منٹگمری ایسے جرنیل، ہٹلر اور سٹالن ایسے منتظمین، برزنیف

اور کینیڈی ایسے حکمران، لین پول اور گبن ایسے مورخین، لارڈ میکالے ایسا ماہر تعلیم اور گلیلیو ایسا ماہر فلکیات۔ اس دنیا سے ناکام و نامراد چلے گئے کیا یہ اپنے اپنے علم و فن کے دائرہ میں بڑے لوگ نہیں تھے؟ یقیناً یہ یکتائے روزگار اور نابغۂ عصر تھے۔ لیکن کیا ان کا علم ان کو گمراہی سے بچا سکا اور ان کی ذہانتیں ان کی عاقبتوں کو سنوار سکیں؟ تکمیل نبوت کے بعد اس بزم ہستی میں ہر لمحہ فطرت کی یہ صدا گونجتی ہے کہ اب جو بھی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے، اسے دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔ جس کے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں اسے قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اس کی عقل اسے کفر و ضلالت کے لق و دق ریگستانوں میں لئے گھومتی ہے اور منزل کی تلاش میں آبلہ پا سرگرداں مسافر ویرانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔

اب آپ کے سامنے نور ایمان سے محروم اور عقل کے شکار کئے ہوئے چند قادیانی بڑوں اور چند دیگر بڑوں کا تماشہ پیش کیا جاتا ہے اور اس میں ان لوگوں کو ان کے سوال کا جواب بھی مل جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی کیسے بھٹک سکتے ہیں؟ وہ دیکھیں گے کہ اس خارزار میں صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ قادیانی ہی دھکے نہیں کھا رہے بلکہ دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ کفار بھی شریک سفر ہیں۔

اگر سر ظفر اللہ جیسا خود ساختہ عقل مند مرزا قادیانی جیسے کانے بھینگے اور فاتر العقل کو نبی مانتا ہے تو اس میں اچنبھے کی کیا بات؟ بنی اسرائیل کے دانشوروں نے بھی تو بچھڑے کو خدا مانا تھا۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا قادیانی کی گالیوں اور خرافات کو وحی مانتا ہے تو اس میں فکر کرنے کی کیا ضرورت! بھارت کا سابقہ صدر مرار جی ڈیسائی بھی تو اپنا پیشاب پیتا ہے اور اسے Water of life (آب حیات) کہتا ہے۔ اگر ایم ایم احمد ختم نبوت کا انکار کرتا ہے تو اس میں پریشانی کی کیا وجہ! روس کا صدر گوربا چوف بھی خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے۔ اگر مرزا طاہر بھگوڑہ خود کو مرزا قادیانی جیسی عجیب و غریب مخلوق کا خلیفہ کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے تو اس میں کیسی حیرانی! ڈارون بھی تو خود کو بندر کا بیٹا کہلوانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اگر الٹی کھوپڑی کی قادیانی امت مرزا قادیانی پر درود و سلام بھیجتی ہے تو اس میں کیسی پریشانی! بھارت کا وزیر اعظم راجیو گاندھی بھی تو موٹے تازے ننگے دھڑنگے بت کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رام رام کرتا ہے۔

جھوٹی نبوت کے مجاورو! اب قادیانی نبوت کی دوکان بند کرو۔ اب یہ ٹیپ ٹاپ شوشپ کردو۔ میٹھی گولیوں کی صورت میں قادیانی نبوت کا زہر بیچنے کا شنیع دھندہ ختم کردو۔ ہزاروں انسانوں کو جہنم کے رقصاں شعلوں کے حوالے کرچکے ہو باقی بھولی بھالی صورتوں پر ترس کھاؤ۔ انسانوں کی ''جہنم سپلائی'' کا ٹھیکہ جو تم نے شیطان سے لے رکھا ہے اسے واپس کردو۔ جھوٹی نبوت کے جھوٹے پیروکارو! تم اپنے اس گرو گھنٹال کو خوبصورت سے خوبصورت لباس پہناؤ لیکن یہ ہر لباس میں ننگا نظر آتا ہے۔ تم اس کے جسم پر بہتر سے بہترین خوشبوئیات چھڑکو لیکن اس کے جسم سے ارتداد کی بدبو کے بھبوکے اٹھتے رہیں گے۔ تم اس کے چہرے پر اعلیٰ سے اعلیٰ ملمع کاری کرو لیکن اس کے مکروہ خدوخال تم سے چھپائے نہ چھپیں گے۔ تم پوری قوت لگا کر اس کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کرلو لیکن موٹر سائیکل کی پلیٹ جیسی اس کی پیشانی پر لکھے ہوئے دجال اور کذاب کے الفاظ تم سے مٹائے نہ مٹیں گے۔

دریتیم محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتیو! دجال قادیاں مرزا قادیانی کوئی معمولی نوعیت کا مجرم نہیں۔ یہ پورے عالم اسلام اور اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خدائی کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون، نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے۔ توہین رسالت کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل، ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن کریم میں تحریف کرنے کے جرم میں یہ مرتد ہے۔ تعلیمات اسلامیہ کو منسوخ کرنے کے جرم میں یہ زندیق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس

کرنے کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ ظاہراً مسلمان اور باطناً کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرم خاکی کہنے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفریہ نقالی کے جرم میں یہ مشن شداد کا علمبردار ہے۔

اے مسلمان! یہ خطرناک مجرم آج بھی دندناتا ہوا زندہ ہے کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک زندہ رہتا ہے۔ جب تک اس کے نظریات زندہ رہتے ہیں۔ پرسوں یہ ملعون مرزا بشیر الدین جہنمی کی صورت میں زندہ تھا۔ کل یہ مردود مرزا ناصر دوزخی کی صورت میں زندہ تھا اور آج یہ فخر شیطان مرزا طاہر کی صورت میں زندہ ہے اور جب تک فرش خاکی پر ایک بھی قادیانی زندہ رہے گا یہ اس کی صورت میں زندہ رہے گا۔ اس کی ارتدادی تحریریں چھپ رہی ہیں۔ اس کے ایمان سوز لیکچرز کی اشاعت بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ اس کا یوم پیدائش اور یوم مرگ بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ خود تو مر گیا لیکن اپنی قائم کردہ "مرتد یونیورسٹی" سے تعلیم یافتہ ہزاروں چیلے چانٹے کفر و ارتداد کی تبلیغ کے لئے چھوڑ گیا جو آج بھی چمن اسلام میں بارودی سرنگیں بچھا رہے ہیں اور معاذ اللہ بڑی شدت سے اس روز بد کا انتظار کر رہے ہیں جب یہ چمن ایک زوردار دھماکے سے ویرانے میں تبدیل ہو جائے گا اور دور دور تک خاک اڑتی دکھائی دے گی۔

اے فرزندان اسلام! اس دین برحق کے لئے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے بازاروں میں پتھر کھائے، میدان احد میں دندان مبارک شہید کرائے، عزیز و اقارب جان کے دشمن بن گئے، مکہ معظمہ جیسے وطن سے نکالے گئے، شان اقدس میں فحش گالیاں بکی گئیں، گلے میں کپڑے کا پھندہ ڈال کر دبایا گیا۔ حالت نماز میں جسم اطہر پر غلیظ اوجھری رکھی گئی۔ اس دین متین کی عمارت کی تعمیر کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہما نے اپنی ہڈیوں کی اینٹیں اور خون کا گارا پیش کیا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دہکتے ہوئے انگاروں پر لیٹ کر وفائے اسلام کی تاریخ رقم کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جسم کے ٹکڑے کروا کر اسلام سے عشق کا لاثانی باب لکھا، حضرت حبیب رضی اللہ عنہ تختہ دار پہ جھول کر اسلام پر فدا ہو گئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اسلام کی حفاظت کرتے کرتے سر کٹا کر اسلام پر نثار ہو گئے۔ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ، نور الدین زنگی ؒ، صلاح الدین ایوبی ؒ، محمد بن قاسم ؒ اور سلطان محمود غزنوی ؒ ایسے فرزندان اسلام نے باطل کے پرخچے اڑا دیئے اور عالم کے چہار سو اسلام کا پرچم لہرا دیا لیکن، آج کے مسلمان! آج قادیانیوں کی یلغار میں گھرا ہوا اسلام تیرا منہ تک رہا ہے۔ تجھے مدد کے لئے صدا دے رہا ہے، تجھ سے سوال کر رہا ہے کہ میرے بیٹے تو کٹ مرا کرتے تھے لیکن میری حرمت پر آنچ نہیں آنے دیتے تھے تم کس قسم کے مسلمان ہو کہ آج جھوٹی نبوت نے میرے جسم پر زہریلے تیروں کی بارش کر رکھی ہے اور تم خاموش تماشائی ہو۔ تمہاری غیرت کہاں گئی؟ تمہاری شجاعت کہاں گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمہارا عشق و وفا کا رشتہ کہاں گیا؟

اے مسلمان! بہت سو چکا ہے اب بیدار ہو جا۔ بہت لٹ چکا ہے اب ہوشیار ہو جا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے برسر پیکار ہو جا۔ اپنے اسلاف کی تابندہ روایات کو پھر زندہ کر...... جہاد کا علم لہرا کر اٹھ...... شہادت کا جذبہ لے کر اٹھ...... طوفان کی صورت چل...... سیلاب کی صورت چل...... قادیانیت کے شجر خبیثہ کو بہا لے اور اپنی گرجدار آواز میں یہ اعلان کرتا جا۔

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسولؐ ہاشمی کوئی نبی نہیں

اپیل

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور شیخ المشائخ **حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب** دامت برکاتہم کی دعاؤں اور سرپرستی میں مرکز سراجیہ لاہور میں مسلمانوں کو دین متین کی ظاہری حفاظت کے ساتھ باطنی رہبری، تزکیہ نفس اور تصوف کی اصل روح سے روشناس کرایا جارہا ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج واشاعت کا کام بھی جاری ہے۔

جدید دینی تعلیم عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق بچوں، بڑوں اور خواتین کو فراہم کرنے کیلئے پہلے قدم کے طور پر مدرسہ رحمۃ للعالمین کا قیام ہے جو مرکز سراجیہ میں قائم کیا جاچکا ہے اور اس کے علاوہ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے مسلمانوں کو آگاہ رکھنے کیلئے جدید لائبریری کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جہاں سے ہر قسم کا دینی لٹریچر عوام الناس میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

فی الحال! مرکز سراجیہ کرایہ کی جگہ پر یہ سب کام سرانجام دے رہا ہے۔ جلد از جلد مرکز کیلئے مستقل وسیع جگہ درکار ہے۔ جس میں بڑی جامع مسجد، جدید دینی درسگاہ، جدید لائبریری، غریب نادار لوگوں کیلئے ویلفیئر ہسپتال کا منصوبہ شامل ہے۔ تمام مخیر خواتین وحضرات سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ **مرکز سراجیہ** کو دیں تاکہ ان امور دینیہ اور جملہ منصوبوں کی تکمیل میں آپ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین

آپ اپنے عطیات پے آرڈر یا ڈرافٹ کی صورت میں (کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 82-1246 بنام مرکز سراجیہ ٹرسٹ، حبیب بنک فیکٹری ایریا گلبرگ برانچ) میں بھیج سکتے ہیں

اے مُسلماں! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے
تو گُنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ دکھتا ہے

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ **26 اپریل 1983ء** کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ **298/C** کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں نیز حوالہ جات کی تصدیق کے لیے رابطہ کریں